بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۸۴	۲۱ شہادت ۱۳۴۶ھش ۔ ۱۰ محرم ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ کے ذریعہ رونما ہونیوالا انقلاب آپ کی حقانیت پر زبردست دلیل ہے

دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں بھی اس کی نظیر نہیں مل سکتی

"میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپ کی حقانیت کی شہادت دینی پڑے گی۔ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ۔ یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔ جو تبدیلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا۔ اس ساری حالت کے نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا۔ دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔

قرآن مجید تو ایسی کتاب ہے کہ وہ ان میں پڑھی جاتی تھی اور یہ سب باتیں اس میں درج ہیں۔ کفار سنتے تھے جہاں وہ اس کی مخالفت کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرتے تھے۔ اگر یہ باتیں غلط ہوتیں تو وہ آسمان سر پر اٹھا لیتے کہ یہ ہم پر اتہام اور الزام ہے۔ یہ معمولی بات نہیں بلکہ بہت ہی قابل غور مقام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہزاروں ہزار دلائل ہیں لیکن یہ پہلو آپ کی حقانیت کے ثبوت میں ایک علمی پہلو ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور جس دلیل کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ یا تو عربوں کی وہ حالت تھی اور یا یہ تبدیلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی۔ اللہ تعالےٰ کے نام سے ناواقف اور اس سے دور پڑی ہوئی قوم کو اس مقام تک پہنچا دینا کہ پھر ان کی نظر ما سوی اللہ سے خالی ہو جاوے یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۶)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ۲۱ اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں علمی تقاریر کا ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بھی اس میں شمولیت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل احباب تقاریر فرمائیں گے: (۱) شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور (۲) محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی فاضل سابق مبلغ گیمبیا (۳) محترم سید مسعود احمد صاحب ایم۔اے سابق مبلغ ڈنمارک

احباب کو چاہیئے کہ اس اجلاس میں بکثرت شریک ہو کر استفادہ کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ (خاکسار ابوالعطاء)

○ مورخہ ۲۰/۴/۶۷ بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا کے زیر اہتمام محلہ کی مسجد میں ایک تربیتی اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تقریر فرمائیں گے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تقریر کی ریکارڈ بھی سنایا جائے گا۔ اہل ربوہ سے شمولیت کی درخواست ہے۔

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ

○ مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل درویش قادیان ایک مخلص اور محنتی کارکن ہیں اور وہ اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ انہیں نیک صالح۔ خادم دین نرینہ اولاد سے نوازے۔

(ناظر خدمت درویشان)

مجلس انصار اللہ ضلع پشاور کا اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع پشاور کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۳، ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ و اتوار پشاور میں منعقد ہوگا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مرکز سے بھی علماء پر مشتمل ایک وفد اس اجتماع میں شمولیت کرے گا انشاء اللہ العزیز۔

انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء

"اسلامی" سوشلزم اور "اسلامی" جمہوریت

آج کل بعض مسلمان اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کر رہے ہیں۔ چونکہ مودودی صاحب اور آپ کے دوستوں کو یہ اصطلاح پسند نہیں ہے۔ اس لئے اس کے خلاف دھڑا دھڑ لکھا جا رہا ہے۔ چنانچہ خود مودودی صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:-

"سوشلزم جس حیثیت سے دنیا میں معروف ہے۔ وہ ایک خاص مسلک ہے۔ اس مسلک کے مذاہب Schools of Thought اگرچہ مختلف ہیں لیکن ایک چیز قدر مشترک کے طور پر سب میں نمایاں ہے وہ یہ کہ ملک کے تمام ذرائع پیداوار کو قومی ملکیت میں لے لیا جاتا ہے۔ اور حکومت انہیں اپنی صواب دید کے مطابق استعمال کرتی ہے — اس کے برعکس اسلام نیشنلائیزیشن کو بطور پالیسی کے کبھی اختیار نہیں کرتا اور نہ اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے۔"

(ایشیا لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۰)

یہ تو یوں ہوا مگر مودودی صاحب "اسلامی جمہوریت" کی اصطلاح بڑے طمطراق سے استعمال کرتے ہیں اور اس کی تشریح کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں۔

"مغربی جمہوریت میں تو قوم کو حاکمیت کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ وہ جس چیز کو چاہے حلال قرار دے لے اور جسے چاہے حرام ٹھہرا دے۔ اس کے برعکس اسلامی جمہوریت میں حاکمیت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتی ہے۔ شریعت اسلامی کی برتری تسلیم کرتے ہوئے قوم کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے حکومت قائم کرے۔ لیکن جس چیز کو اللہ کے قانون نے حرام قرار دیا ہے۔ اسے پوری قوم مل کر بھی حلال نہیں ٹھہرا سکتی۔ اس پابندی کے بعد اسلام میں جمہوریت کو عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں پارلیمانی جمہوریت نہیں ہے۔ وہ گویا آمرانہ نظام کا رد فرماتے ہیں۔ حالانکہ پارلیمانی نظام ایک ایسا طریقہ ہے۔ جس سے عوام کی مرضی کو صحیح طریقے سے جانچنے کا موقعہ ملتا ہے۔" (ایضاً صا)

چونکہ مودودی صاحب کو جمہوریت پسند ہے۔ اس لئے اسلامی جمہوریت کی اصطلاح اپنے خاص معنوں میں ان کے نزدیک جائز ہے۔ اب اگر اسلامی سوشلزم والے بھی اس کی یہ تشریح کریں کہ ہمارا اسلامی سوشلزم سے مقصد یہ ہے کہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہر انسان کو روٹی کپڑا اور ضروریات زندگی بہم پہنچانے کے لئے حکومت بندوبست کرے۔ مودودی صاحب کی اس اصطلاح پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ کے اصول کے مطابق جس طرح آپ نے جمہوریت کو مسلمان بنایا ہے۔ کیا دوسرے اسی اصول کے مطابق اسی طرح سوشلزم کو مسلمان نہیں بنا سکتے؟

بات دراصل یہ ہے کہ مودودی صاحب کا خود پسندانہ مزاج دوسروں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ جس کو وہ خود کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ ورنہ جس طرح سوشلزم مغربی اصطلاح ہے۔ اسی طرح جمہوریت بھی مغربی اصطلاح ہے۔ اور جب ہم سوشلزم یا جمہوریت کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تو ہمارے سامنے دونوں کے وہی مغربی معنے متمثل ہو جاتے ہیں۔ مگر بعض دوسرے مسلمان اور مودودی صاحب اسلام کو ماڈرنائیز کرنے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لئے مغربی اصطلاحات کو اپنی اپنی پسند کے مطابق مسلمان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ دونوں صورتوں میں یہ کام نہایت خطرناک ہے۔ رفتہ رفتہ عوام کے نزدیک "اسلامی" کی خصوصیت تو اوجھل ہو جائے گی اور باقی سوشلزم اور جمہوریت ہی اپنے مغربی معنوں میں کارفرما رہ جائیں گے ۲۴

حدیث النبی

کسی کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ دینا افضل اسلام ہے

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قالوا یا رسول اللہ ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا اسلام جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔

(بخاری کتاب الایمان)

قطعات

مجھے کیا؟ آسماں ہے یا نہیں ہے
حقیقت میں جہاں ہے یا نہیں ہے
مجھے اے فلسفی! اتنا بتا دے
کوئی دل میں نہاں ہے یا نہیں ہے

مقام اس کا کہاں ہے میں کہاں ہوں؟
کہوں کیا؟ گومگو کے درمیاں ہوں
کسی کی آ رہی ہے دل سے آواز
کوئی کہتا ہے مجھ سے میں یہاں ہوں

سعید احمد اعجاز

۲۴ دونوں صورتوں میں حقیقی اسلامی اصولوں سے لوگ دور جا پڑیں گے۔ حالانکہ اسلام مغربی معنوں میں نہ سوشلزم ہے اور نہ جمہوریت۔ اس لئے اسلامی سوشلزم اور جمہوریت دونوں ہی غلط اور غیر اسلامی اصطلاحات ہیں بلکہ اسلام صرف "اسلام" ہے جس طرح قرآن وسنت سے واضح ہوتا ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ موجودہ مغربی اصطلاحات سے اس کو اڈ مڈ کرانے کی کوشش نہ کریں۔ اور کوئی مغربی اصطلاح ماسوائے مثال کے طور کے اسلام سے منسلک کرنے کی کوشش نہ کریں۔

عموماً کی خود ایسی اصطلاحات وضع کرنے والوں کا ذہن بھی الجھاؤ میں پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ اس جگہ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے مودودی صاحب جمہوریت کا دفاع کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جب حضور کے وصال کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا نام خلافت کے لئے تجویز کیا۔ اور آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تو پوری امت میں حضرت ابوبکرؓ ہی اس ذمہ داری کو نبھانے کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ اگر اس وقت موجودہ انتخابات کا طریقہ رائج ہوتا تو بھی پوری امت حضرت ابوبکرؓ کے حق میں ہی ووٹ ڈالتی۔ جمہوریت کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس کی روح ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی شخص اپنے جبر سے حکومت پر قابض نہ ہو"

(ایضاً صا)

(باقی صفحہ پر)

خلفائے راشدین کا ارفع مقام — حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

(مرتبہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ)

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی پاک نسل اور شریف خاندانِ سادات کے چشم و چراغ تھے۔ اہلِ فہم کے نزدیک آپ کی جامعیت مسلّم ہے۔ آپ کا شمار امت کے ان خوش بخت افراد میں ہے جو بیک وقت مفسر۔ محدث۔ متکلم اور فقیہہ بھی ہیں اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی۔ شہید مرحوم نے دینِ متین کی قلمی اعانت کا شرف بھی حاصل کیا۔ فارسی زبان میں آپ کی ایک تصنیف "منصبِ امامت" ہے جس کا اردو ترجمہ مخزنِ ادب لاہور نے شائع کیا ہے۔ حضرت شاہ شہید مرحوم نے اپنی اس تصنیف میں "خلافتِ راشدہ" پر بھی اظہارِ خیال فرمایا ہے اس حصہ میں سے چند اقتباسات ہدیۂ ناظرین الفضل کئے جاتے ہیں۔ واللہ الموفق۔

(۱)

حضرت شہید مرحوم نے خلافتِ راشدہ کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک خلافتِ منتظم اور دوسری خلافتِ غیر منتظم۔ اس مضمون کیا امامتِ تامہ کے معنی بیان کرتے ہوئے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:۔

"امامتِ تامہ کو خلافتِ راشدہ خلافت علیٰ منہاج النبوت اور خلافتِ رحمت بھی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ جب امامت کا چراغ شیشۂ خلافت میں جلوہ گر ہو تو نعمتِ ربانی بنی نوع انسان کی پرورش کے لئے کمال تک پہنچی۔ اور کمالِ روحانی اسی رحمتِ روحانی کے کمال کے ساتھ نورٌ علیٰ نور آفتاب کی مانند چمکا۔ اگرچہ خلافتِ راشدہ کے قیام کے لئے نعمت و رحمت حق جل و علیٰ کی طرف سے تمام اور کامل ہوئی لیکن کبھی اہلِ زمانہ کی سعادت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ جمہور اہلِ اسلام خلافتِ راشدہ کے قبول پر اتفاق کریں۔ اور جان و دل سے خلیفہ راشد کی حکومت تسلیم کریں تو خلافتِ ربانی منتظم ہو جاتی ہے اور سیاستِ ایمانی کا مقدمہ بخوبی انجام پاتا ہے اس کو خلافتِ منتظم کہتے ہیں۔"

(۲)

خلافتِ راشدہ کے اوقات

"پس جیسا کہ دریائے رحمت سے کبھی کبھی کوئی موج سربلند ہوتی ہے اور آئمہ ہدیٰ میں سے کسی امام کو ظاہر کرتی ہے ایسا ہی اللہ کی نعمت کمال تک پہنچتی ہے تو کسی کو تختِ خلافت پر جلوہ افروز کر دیتی ہے اور وہی امام اس زمانے کا خلیفۂ راشد ہے۔ اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ خلافتِ راشدہ کا زمانہ رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تیس سال تک ہے اس کے بعد سلطنت ہو گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خلافتِ راشدہ متصل اور تواتر طریق پر تیس سال تک رہے گی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قیامِ قیامت تک خلافتِ راشدہ کا زمانہ وہی تیس سال ہے اور بس بلکہ حدیث مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ خلافتِ راشدہ تیس سال گزرنے کے بعد منقطع ہو گی۔ نہ یہ کہ اس کے بعد پھر خلافتِ راشدہ ممکن ہی نہیں سکتی بلکہ ایک دوسری حدیث خلافتِ راشدہ کے انقطاع کے بعد پھر عود کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

النبوۃ فیکم ما شاء اللہ
ان تکون ثم یرفعھا اللہ
تعالیٰ ثم تکون خلافۃ
علیٰ منہاج النبوۃ
فیکم ما شاء اللہ ان تکون
ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ
ثم تکون ملکا عاضا
فیکون ما شاء اللہ ان
یکون ثم یرفعھا اللہ
ثم تکون ملکا جبریۃ
فیکون ما شاء اللہ ان
یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ
ثم تکون خلافۃ علیٰ
منہاج النبوۃ ثم سکت۔

نبوت تم میں رہے گی اللہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا اور بعدہٗ نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی جو اللہ کے منشاء تک رہیگی۔ اللہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا پھر بادشاہی ہوگی اور اسے بھی اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا رکھے گا۔ پھر اسے بھی اٹھالے گا۔ پھر سلطنت جابرانہ ہوگی جو منشاء باری تعالیٰ تک رہے گی۔ پھر اسے بھی اٹھالے گا اور اسکے بعد پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی۔ پھر آپ چُپ ہو گئے۔

خلافت حضرت مہدیؑ:۔

اور یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مہدیؑ کی خلافت خلافتِ راشدہ سے افضل انواع میں سے ہو گی۔ یعنی وہ خلافتِ منتظمہ محفوظہ ہو گی۔ کیونکہ اس کی تعریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لعلم یبق من الدنیا
الا یوم لطول اللہ
ذالک الیوم حتی یبعث
اللہ فیہ رجلا من
اھل بیتی یواطی اسمہ
اسمی واسم ابیہ اسم
ابی یملاء الارض قسطاً
وعدلا کما ملئت ظلماً
وجوراً۔

(اگر دنیا میں کچھ بھی باقی نہ رہے مگر ایک دن البا کردے اسے اللہ تعالےٰ یہانتک کہ اٹھا دے اللہ تعالےٰ ایک آدمی میرے اہلِ بیت میں سے میرے ہمنام اور اس کے باپ کا نام بھی میرے باپ کے ہمنام ہوگا۔ بھر جائے گی زمین خوبی اور انصاف سے جیسا کہ بھری ہو ظلم اور جور سے)۔

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اتاہ ابدال الشام
وعصائب العراق فیبایعونہٗ

(شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کے پاس آکر بیعت کریں گے)

نیز فرمایا:۔

ویعمل فی الناس بسنۃ
بینھم ویلقی الاسلام
بجبرانہ فی الارض۔

(لوگوں کے درمیان ان کے پیغمبر کے طریق پر حکم کریں گے اور زمین میں اسلام پھیلا دیں گے)

اور فرمایا:۔

یرضی عنہٗ ساکن الارض
لا تدع السماء من
قطرھا شیئاً الا صبۃ
مدرارًا ولا تدع الارض
۔۔۔۔ الآخر۔

(ان سے آسمان اور زمین والے راضی ہوں گے آسمان بہت مینہ برسائے گا اور زمین بہت نباتات اُگائے گی حتیٰ کہ زندے موت کی آرزو کریں گے۔

نیز وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

المھدی علیہ السلام
ویشبھۃ فی الخلق۔

(مہدی علیہ السلام میرے مشابہ ہوں گے)

خلافتِ راشدہ کا حال:۔

پس خلافتِ راشدہ کے حال کو مملکتِ ظاہرہ کی طرح تصور کرنا چاہیئے جو سلطنتِ عادلہ کے ساتھ ساتھ حکومتِ جابرہ بھی رکھے۔ اسی طرح کبھی خلافتِ راشدہ جلوہ گر ہوتی ہے اور کبھی مملکتِ ظاہرہ۔ قیامِ خلافت کے تغیر کو لیل و نہار کے تغیر کی مانند سمجھنا چاہیئے کہ رات کے بعد دن ہوتا ہے اور پھر ظلمتِ شب میں گم ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کا نور جوش مارتا ہے۔ نزولِ نعمتِ الٰہی یعنی ظہورِ خلافتِ راشدہ سے کسی زمانہ میں مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اور اسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہیئے کہ اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا اور خلافتِ راشدہ کی جستجو میں ہر وقت ہمت صرف کرنا چاہیئے شاید کہ یہ نعمتِ کاملہ اسی زمانہ میں ظہور فرمائے اور خلافتِ راشدہ اسی وقت ہی جلوہ گر ہو جائے۔

خلیفہ راشد کا مرتبہ:۔

خلیفہ راشد سایہ رب العٰلمین، ہمسایہ انبیاء مرسلین۔ سرمایۂ ترقی دین اور ہم پایہ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز۔ تمام وجوہ سے باعثِ فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے۔ افرادِ انسی کا سردار ہے۔ اس کا دل تجلی رحمان اور اس کا سینہ رحمتِ وافرہ اور اقبال جلالتِ یزدان کا پرتو ہے۔ اسکی مقبولیت جمالِ ربانی کا عکس ہے اور اس کا قہر تیغ قضا اور مہر عطیات کا منبع ہے۔ اس سے اعراض۔ اغراضِ تقدیر اور اس سے مخالفت مخالفتِ ربّ قدیر ہے جو کمال اسکی خدمت گزاری میں صرف نہ ہو خیال ہے پرخلل اور جو علم اسکی تعظیم و تکریم میں مستعمل نہ ہو سراسر وہم و باطل و محال ہے جو صاحبِ کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ

کہ وہ مشارکتِ حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اہلِ کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے وارثِ رسولؐ شمار کریں۔

نکتہ سوئم :-

خلیفہ راشد نبیٔ حکمی ہے۔ گو وہ فی الحقیقت پایۂ رسالت کو نہیں پہنچا۔ لیکن منصبِ خلافت۔ احکام انبیاء اللہ کے ساتھ منسوب ہوا۔ اگرچہ مذکورہ بالا احکام آئندہ صفحات میں انشاء اللہ بالوضاحت ذکر کئے جائیں گے لیکن دو تین احکام یہاں بھی نمونۃً ذکر کر دئیے جاتے ہیں۔ از اں جملہ ایک تو نجاتِ اخروی ہے جس کا مدار اس کی طاعت پر ہے۔ چنانچہ اگرچہ کوئی شخص معرفتِ الٰہی اور تہذیبِ نفس میں ہزار جدو جہد اور سعی بلیغ کرے لیکن اگر ایمان بالانبیاء نہ رکھتا ہو تو ہرگز نجاتِ اخروی نہ پا سکے گا اور غضب جبار و طبقات نار سے ہرگز خلاصی نہ پائے گا۔ اسی طرح اگرچہ عبادات اور طاعات دینیہ بجالائے اور احکامِ اسلام میں پوری کوشش کرتا رہے لیکن جب تک امامِ وقت کی اطاعت کے آگے گردن تسلیم خم نہ کرے اور اس کی اطاعت کا اقرار نہ کرے عبادت مذکورہ آخرت میں اس کے کام نہ آئے گی۔ اور ربِ قدیر کی داروگیر سے خلاصی نہ ہو سکے گی۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیہ (جس نے امامِ وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا)۔

عباداتِ شرعیہ :-

ان امور میں سے ایک عباداتِ شرعیہ ہیں جو اس کے حکم کے مطابق ہوں۔ یعنی اگر عباداتِ دینیہ وطاعتِ شرعیہ اگر سنت کے مطابق ہوں تو مقبول ورنہ مردود ہیں۔ چنانچہ صحتِ نماز جمعہ وعیدین اور جہاد وحدود وتعزیرات تمام ہر امام پر موقوف ہیں۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ہے۔ انما الامام جُنّۃٌ یقاتل من ورائہ ویتقی (امام ڈھال ہے اس کے پیچھے لڑو اور اس کے ساتھ بچو۔

معاملات اقراری :-

ان امور میں سے ایک معاملات بنی آدم اور وعدہ واقرار ہیں جن میں امام کے حکم کا اجراء ہوتا ہے۔ پس جیسا کہ اپنے وقت میں نبیؐ نے معاملات کے انعقاد میں دو شخصوں کے درمیان حکم فرمایا جیسا کہ نکاح یا بیع شرعی یا ان کی مانند کوئی اور معاملہ۔ پس وہ معاملہ حکم کے ساتھ خود بخود ہی منعقد ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں چون وچرا کی گنجائش نہیں رہتی جیسا کہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ:-

وما کان لمومنٍ ولا مومنۃٍ اذا قضی اللہ ورسولہٗ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم۔ (احزاب)

کسی مومن مرد اور عورت کو لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دے تو پھر اپنی دخل دری کر دے۔ ایسے ہی مذکورہ معاملات کا انعقاد امام یا اس کے نائب کے حکم سے خود بخود منعقد ہو جاتے ہیں اور کسی کو انکار کی مجال نہیں رہتی۔ مثلاً مسئلہ قضا یعنی قاضی کا فیصلہ ظاہر باطن میں جاری ہونا۔ جیسا کہ شروح ومتون میں صاف صاف مرقوم ہے۔

حکم امام حکمِ شرعی ہے :-

منجملہ ان کے امام کے حکم سے شرعی حکم کا ثبوت ہے۔ چنانچہ اگر کسی فعل یا قول میں عقل وادراک سے ہزاروں نفع یا ضرر نظر آئیں یا کئی وجہ سے اس میں حسن وقبح پایا جائے تاہم جب تک منزل کتاب حکم نبی مرسل سے اس کا جواز یا نہی ثابت نہ ہو اور اس کا وجوب یا حرمت شرعاً ثابت نہیں ہوتا۔ ایسا ہی اگر کسی قول یا فعل میں ابوابِ سیاست میں منفعت معلوم ہو لیکن جب تک امام یا اس کے نائب کا حکم اس سے ملحق نہ ہو اسے شرعی واجبات سے شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا ہی اگر صحت یا بطلان دعویٰ پر یا اس کے حدود وتعزیر پہ ہزاروں دلائل موجود ہوں اور سینکڑوں گواہ گواہی دیں لیکن جب تک امام یا اس کے نائب کا حکم اس پر عائد نہ ہوگا ہرگز پایۂ ثبوت تک نہ پہنچے گا۔ پس جبکہ احکامِ شرعیہ کا ثبوت نص نبوی ہے اور حسن قبح کے وجود کا عقلی بیان محض مخاطبین کی تسلی خاطر اور مخالفین کے لئے الزام ہے اور بس۔ ایسے ہی عقود ومعاملات۔ حدود وتعزیرات کا ثبوت امام یا اس کے نائب کے حکم سے ہے اور گواہوں کی شہادت کا اظہار اور نفع وضرر کا بیان محض تسلیٔ خاطر حاکم ہے اور اس شخص کے الزام کی بناء پر ہے جو اس حاکم کو جوروستم کی طرف منسوب کرے۔

حکم امام نص حکمی ہے :-

ایک ان میں سے یہ امر ہے کہ امام کا حکم نص حکمی ہے یعنی جس وقت مجتہدین کا اجتہاد اور قیاس آراؤں کا قیاس نص قطعی کے مقابل پر ہوتا ہے تو بے شک پایۂ اعتبار سے ساقط ہو جاتا ہے۔ یعنی مذکورہ امور پہ مخالفتِ نص کی صورت میں ہرگز قابلِ عمل نہیں رہتا۔ ایسے ہی جب مذکورہ امور امام یا اسکے نائب کے حکم کے متعارض ہوں تو پایۂ اعتبار سے ساقط ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جس وقت مواضع اختلاف اور مسائل اجتہاد میں امام کا حکم دو جانب میں سے ایک جانب متوجہ ہو تو ہر مجتہد مقلد۔ عالم۔ عامی۔ عارف اور غیر عارف پر واجب العمل ہوگا کسی کو اس کے ساتھ اپنے اجتہاد یا مجتہدین سابقین کے اجتہاد یا اپنے الہام یا شیوخ متقدمین کے الہام سے تعرض نہیں ہو سکتا ہو کوئی حکم امام کے مخالفت کرے اور مذکورہ الصدر امور کے خلاف عمل کرے تو بے شک عنداللہ عاصی اور گنہگار ہے اور عذر اس کا حضور رب العالمین وحضور انبیائے مرسلین و مجتہدین میں قابلِ قبول نہ ہوگا اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ اہلِ اسلام سے کسی کو اس کے ساتھ اختلاف نہیں ہے۔

امام کے قوانین سنتِ نبی کی حیثیت رکھتے ہیں :-

ایک امر یہ ہے کہ قوانین ریاست اور آئین سیاست جو خلیفہ راشد سے ظاہر ہوتے ہیں سنتِ نبویہ کا حکم رکھتے ہیں پس خلفائے عظام کا طریقہ بمنزلہ سنن انبیائے کرام کے ہے اور مناظرات میں استدلال اور معاملات وعبادات میں ان سے دلیل نا کافی وشافی ہے پس اسکے آئین استنباط قبیلِ سنت سے ہیں نہ کہ جنسِ بدعت سے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المہدیین تمسکوبہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (تم میں سے جو میرے بعد جئے گا بہت اختلاف دیکھے گا پس چاہیئے کہ میرا اور خلفائے راشدین المہدیین کا طریقہ مضبوط پکڑے اور نئی باتوں سے بچتا رہے کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی)۔

احکامِ امام سنت سے ہیں :-

...پس "شرح" مجموعہ کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ اور احکام خلیفۃ اللہ سے متقاضیہ امور سے مراد ہے ایسا ہی حکم امام بھی اولۃ شرع مبین ہے اور جس طرح سنت کو کتاب اللہ سے دوسرا درجہ حاصل ہے ایسا ہی حکم امام سنتِ رسول سے دوسرے درجہ پر ہے۔ پس اصل کتاب اللہ ہے اور اسے واضح کرنے والی سنتِ نبوی اور اس کا مبین امام ہے۔ کتاب اللہ پر ایمان سب سے اول ہے اور ایمان بالرسل بعدہٗ اور خلیفۃ اللہ پر یقین تیسرے درجہ پر ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالے ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء) اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے تمہارے حاکم اور خلیفہ ہیں انکی بھی تابعداری کرو۔

تعیّن احکام کا اجراء :-

...اسی طرح لازم ہے کہ احکام کا اجراء اور مہمات کا انجام امام کے سپرد کیا جائے اور اس سے قیل وقال اور بحث وجدال نہ کیا جائے اور کسی مہم میں خود بخود اقدام نہ کیا جائے۔ اسکے حضور میں زبان کو بند رکھیں اور اپنی رائے سے سرانجام مقدمات میں دخل نہ دیں اور کسی طرح بھی انکے سامنے استقلال کا دم نہ ماریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا جاءھم امر من الامن اوالخوف اذاعوبہ ولو ردوہ الی الرسول و اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہٗ لاتبعتم الشیطان الا قلیلاً (النساء) اور جب ان کے پاس کوئی بات امن یا خوف کی آتی ہے تو اسے مشہور کرتے ہیں اگر اسے رسول یا اولی الامر کی طرف پھیر دیتے اور البتہ سمجھا جاتا کہ ان سے تحقیق کرتے ہیں اگر تم پہ اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم شیطان کی پیروی کرتے اور تھوڑے ہی بچ جاتے۔

خلیفہ راشد کا مقام :-

نکتہ چہارم خلیفہ راشد رسولؐ کے فرزند ولیعہد کے قائمقام ہے اور آئمہ دین بمنزلہ دوسرے بیٹوں کے ہیں پس جبکہ تمام فرزندوں کی سعادتمندی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح وہ مراتبِ پاسداری وخدمتگزاری اپنے باپ کے حق میں ادا لاتے رہے وہ تمام اپنے باپ کے جانشین بھائی کی بھی بجالائیں اور اسے اپنے باپ کی جگہ جانیں اور اس کے ساتھ مشارکت کا دم نہ بھریں بلکہ وزارت کے منصب پر مصلحت کا خیال رکھیں ایسے ہی آئمہ ہدیٰ کی امامت کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح پیغمبرؐ کی اطاعت اور اعانت بجالانا ہے اسی طریق سے اپنے اختیار کی باگ خلیفہ راشد کے ہاتھ میں دیدیں اور ہر طریقہ سے اسکی تابعداری میں گردن تسلیم خم رکھیں خواہ ان میں سے ہر ایک قدرومنزلت میں مانند علم اور مقامات ولائت میں راسخ القدم اور نزول الکلام الہام میں اسکے ساتھ مشابہت اور توجیہہ خطاب میں شریک منصب بعثت اور رسالت میں ایک دو مرتبہ پر فوقیت رکھتا ہو اور ابواب وہدایت کے فتح میں اس سے مساوات رکھتا ہو لیکن سیاست کبریٰ اور خلافت عظمیٰ کا مالک وہی خلیفۂ راشد ہے جو قائمقام انبیائے اُولوالعزم کے ہے اور مناصبِ ہدایت کے مالک تمام آئمہ دین ہیں جو انبیاء مرسلین کا ظل ہیں۔ جس مقام سے ان کو منصبِ امامت عطا ہوا اسی مقام سے ان کو اطاعت واعانت کا حکم پہنچا پس جس طرح ہر ایک انبیائے مرسلین میں سے منصب امامت میں سے اولوالعزم پیغمبر کے ساتھ مشارکت اور نزولِ وحی میں مشابہت رکھتا ہے لیکن جبکہ بارگاہِ کریم مطلق سے انبیاء مبعوث ہیں اسی بارگاہ سے انبیائے اولوالعزم کے اتباع کے لئے مامور ہیں۔ اسی طرح تمام آئمہ ہدیٰ گویا بارگاہِ مالک علی الاطلاق ومالک بالاستحقاق سے منصبِ امامت کو پہنچے۔ اسی بارگاہ سے خلیفۂ راشد کی اطاعت واعانت پر مامور ہوئے۔

الغرض آئمہ ہدیٰ کے معاملہ کا خلیفہ راشد کے ساتھ اس طرح خیال کرنا چاہیئے جیسا کہ فاروقِ اعظم کا ابوبکر صدیق کے ساتھ اور علی المرتضیٰ کا فاروقِ اعظم کے ساتھ اور جناب حسن مجتبیٰ کا حضرت مرتضیٰ کے ساتھ جنہوں نے باوجود کمالاتِ روحانی اور فضائلِ نفسانی سے موصوف ہونے کے اپنے اختیار کی باگ خلیفہ راشد کے ہاتھ میں دے دی اور اس کی اطاعت کے لئے گردن جھکا دی +

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی حیدرآباد اور کراچی میں اہم تقاریر

(۱)

(محترمہ بیگم چوہدری مبشر احمد صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ حیدرآباد)

۲ر فروری کو صبح دس بجے بیگم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نائب صدر لجنہ اماءاللہ حیدرآباد کے مکان پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے حیدرآباد میں ورود مسعود پر لجنہ اماءاللہ حیدرآباد کا جلسہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز کلام پاک کی تلاوت و نظم سے ہوا۔ جس کے بعد محترمہ زہرہ خانم صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت نے معزز مہمانان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس کے بعد خاکسار جنرل سیکرٹری مقامی لجنہ نے لجنہ اماءاللہ حیدرآباد کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے لجنہ اماءاللہ کی ممبرات سے خطاب فرمایا۔

حضرت سیدہ مہر آپا کی تقریر کے بعد محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ممبرات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آنے والی نسلیں آپ پر رشک کریں۔ تو ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کے مطابق زندگیوں کو ڈھالیں اسی دن ۲ر فروری کی شام کو یہاں لیڈیز کلب مہر آباد میں لجنہ اماءاللہ حیدرآباد کی طرف سے ایک جلسہ سیرۃ النبی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شہر حیدرآباد کی معزز اور تعلیم یافتہ خواتین مدعو کی گئی تھیں۔ کثرت سے غیر از جماعت خواتین شامل ہوئیں۔

جلسہ کی صدارت حیدرآباد کے ڈپٹی کمشنر کی بیگم علمدار رضا صاحبہ نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک و نظم سے ہوا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی برکت سے مسلمان دنیا کے سب سے بڑے معلم تھے۔ کوئی علم ایسا نہ تھا۔ جس میں مسلمان یکتا نہ تھے۔ آج اس چیز کو دوسری قوموں نے اپنا لیا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوۂ حسنہ پر چلیں۔ اسلامی اصولوں پر کاربند ہوں۔ تا کہ ہم اب بھی تمام قوموں سے زیادہ ترقی کر جائیں۔ آپ کی تقریر کے بعد صدر لجنہ اماءاللہ حیدرآباد نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ و بیگم علمدار رضا ڈپٹی کمشنر اور تمام مدعوئین کا شکریہ ادا کیا

حاضرین نے ہر دو تقاریر کو نہایت خاموشی سے سنا۔ چائے کے دوران خواتین نے حضرت چھوٹی آپا و حضرت مہر آپا کے ساتھ تبادلۂ خیالات بھی کیا۔ اس طرح ہمارا یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خواتین تقاریر سے اچھا اثر لے کر گئیں۔

۳ر فروری کو آپ صبح عازم کراچی ہو گئیں۔ انہیں سٹیشن پر الوداع کہا گیا آپ کی حیدرآباد کی رہائش کے دوران خدام نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(۲)

محترمہ سردار عبدالمالک صاحبہ صدر لجنہ

—(حلقہ سعید منزل کراچی)—

مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۶۶ء کو حلقہ سعید منزل کراچی کی لجنہ اماءاللہ کے زیر اہتمام ایک خصوصی اجلاس احمدیہ ہال کراچی میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے بہنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

مقامی لجنہ اماءاللہ کی مجلس عاملہ کا کام یہ ہے کہ وہ ایک اسکیم بنا کر حلقوں کو بھیجے اور سب حلقے اس اسکیم کے ماتحت کام کریں۔ ہماری کارکنات جب بھی کوئی پروگرام بنائیں وہ ہر بات اور ہر کام خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں ہونا چاہیئے اور ان اغراض و مقاصد کے مطابق ہونا چاہیئے۔ جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے لجنہ کے قیام کے وقت عورتوں میں بیان فرمائی تھیں۔ پھر ہمیں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

دوسری چیز جس کی طرف مجھے توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ ہر لجنہ کا کام ہے کہ کام کرنے والی نئی کارکنات پیدا کریں پھر اجلاسوں میں تمام خواتین کو بنیادی مسائل ذہن نشین کر دینے چاہیئے۔ پھر سوالات کر کے پوچھا جائے کہ مسائل آگئے ہیں یا نہیں اور وہ کسی دوسرے کو سمجھا سکتی ہیں یا نہیں۔

پھر سب سے بڑا جہاد اس وقت ہمارا "تربیت" ہے۔ تربیت کا کام بہت بڑا کام ہے اس کی طرف سے اگر ہم نے کوتاہی کی تو ڈر ہے کہ کہیں ہمارے دوسرے کاموں میں رکاوٹ نہ ہو سب سے پہلے پردہ کی پابندی ہے پھر رسومات اور بدعات ہیں جن کو جماعت سے اکھیڑنا ہے۔ پھر بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنی ہے۔

بعض جگہ بدعات جن کا کوئی ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ملتا ابھی تک جاری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد ہی احیاء دین تھا۔ ہماری شریعت کے بنیادی اصول دو ہیں۔ قرآن مجید سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے بعد موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ کیونکہ آپ کو ہم نے حکم مانا ہے۔ اس کے علاوہ ہر بات ہمارے لئے بدعت ہے حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کی وجہ بدعات کو مٹانا تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود حکم اور عدل ہوگا۔ پس جو بات قرآن مجید کے خلاف ہو حدیث صحیحہ کے خلاف ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کے خلاف ہے۔ وہ ہمارے لئے بدعت ہے۔ اس سال اجتماع پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ رسومات کو مٹانے کے لئے لجنہ خصوصی اقدامات کرے۔ اس کے علاوہ دینی مسائل بہنوں کو بتائے جانے چاہیئے

اس کے بعد ان تحریکات کا میں دوبارہ ذکر کرنا چاہتی ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ہیں۔

سب سے پہلے قرآن ناظرہ اور باترجمہ پڑھنا اور پڑھانا ہے۔ جب ہماری جماعت کی بہنوں نے قرآن سیکھ لیا تو سب کچھ سیکھ لیا۔ قرآن کا تو دعویٰ یہ ہے کہ جتنی کتابیں شرعی نازل ہوئی ہیں۔ سب سے آسان کتاب قرآن ہے بے شک دنیا کی دوڑ میں بھی ہمیں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ لیکن دینی دوڑ میں ہم کو بہت آگے نکلنا ہے۔ قرآن کی طرف توجہ دلانا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔ مائیں اپنے بچوں کو کہیں کہ ایک رکوع روزانہ ترجمہ سے یاد کریں۔ اور چار صفحے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کے روزانہ پڑھا کریں۔ اس کے بعد اپنے اسکول اور کالج کی پڑھائی کریں۔

یہ وہ چند باتیں ہیں جن کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ مگر مجلس عاملہ کچھ نہیں کر سکتی جب تک ہر ممبر کا تعاون حاصل نہ ہو۔ ہماری جماعت کے مرد، عورتیں، بچے جس دن ایک ایک زندہ نمونہ بن گئے۔ اسلامی تہذیب کا وہ دن ہوگا اسلام اور احمدیت کی کامیابی کا۔

میری دعا ہے کہ ہم اپنے عمل سے کردار سے۔ اور اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت سے۔ احمدیت کی صداقت کو دنیا میں قائم کر دیں۔

صدر لجنہ

حلقہ سعید منزل۔ کراچی

قیادت ایثار کی اہم شق

آج کل کے مہنگائی کے ایام سالانہ ہدایات کی یہ شق نہایت اہم اور توجہ طلب ہے کہ بوجہ غربت کسی ایک کو بھی فاقہ نہ کرنا پڑے۔ امید ہے اس مقصد کے لئے حلقہ وار نگران مقرر کر رکھے ہوں گے۔ براہ مہربانی اپنی ماہوار کارگذاری رپورٹ میں اس سلسلہ میں خصوصیت سے ذکر فرما کر عنداللہ ماجور ہوا کریں۔

(نائب قائد ایثار)

رکنیت فارم خدام الاحمدیہ

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ان کی مجلس کے جن اراکین نے خدام الاحمدیہ کا رکنیت فارم ابھی تک پُر نہیں کیا۔ ان سے رکنیت فارم پُر کروائیں۔ سادہ رکنیت فارم مرکز سے مطالبہ کرنے پر بھجوا دئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ —— ربوہ)

جماعت احمدیہ چک ۹۱ ب محمود آباد الف کا تربیتی جلسہ

مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۷ء کو خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کی نظم پڑھی اور بعد ازاں تقریر کی پھر مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے سلائیڈ دکھا کر صداقت اسلام اور غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔

اس جلسہ میں چک کے اکثر دوست بچے اور مستورات شریک ہوئیں۔ آخر پر خاکسار نے شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع ملتان)

ٹپیارو میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

مورخہ ۸؍ اپریل بروز ہفتہ ۸ بجے شب سے ۱۱ بجے شب تک ٹپیارو کیڈٹ کالج کے قریب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ خان محمد صاحب نے فرمائی اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے سندھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور اکرم کے اخلاق حسنہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بالآخر جلسہ دعا پر برخواست کیا گیا۔ دوران جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام حافظ خان محمد صاحب نے پڑھ کر سنایا نیز دو نوجوانوں نے سندھی میں نعتیہ نظمیں سنائیں جلسہ کے بعد حاضرین نے بعض سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور حیدر آباد۔ ٹپیارو اور اس علاقہ کے باشندے جلسہ میں شریک ہوئے۔ میاں عیسیٰ خان صاحب تھیبا نے جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے قابل قدر سعی فرمائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار عبدالغفار سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ حیدر آباد

سکھر میں ایک الوداعی تقریب

برادرم مکرم قریشی مبارک احمد صاحب شاہد مولوی فاضل واقف زندگی جو کہ غانا بطور مبلغ گئے ہیں کے اعزاز میں جماعت احمدیہ سکھر نے عصرانہ دیا۔ جس میں کالج کے پرنسپل لیکچرار ڈاکٹر اساتذہ اور تعلیم یافتہ احباب کے علاوہ احباب جماعت کل ساٹھ ستر کی تعداد میں مدعو تھے۔ تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیر پور ڈویژن تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد محترم قریشی صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ نے مکرم قریشی مبارک احمد صاحب کا تعارف کرایا اور وقف کی اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہوئے مغربی افریقہ کے ملک غانا کے مختصر حالات بتائے۔ خاکسار نے مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب کی کہی ہوئی الوداعی نظم پڑھی پھر خدام الاحمدیہ کی طرف سے سپاسنامہ برکات احمد صاحب قائد نے پڑھا جس میں مکرم قریشی مبارک احمد صاحب کی کامیابی کے لئے دعا تھی۔

جس کے جواب میں مکرم قریشی مبارک احمد صاحب نے حضرت امیر صاحب اور احباب جماعت اور دیگر حضرات کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ایسی تقریب منعقد کی نیز اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ کس طرح آج سے دس گیارہ سال پہلے انہیں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی اور کس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم کو مکمل کر کے وہ اس قابل ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے دین کے لئے میدان عمل میں نکل سکیں۔ آپ نے نوجوانوں کو خاص طور پر وقف زندگی کی تلقین کی اور بتایا کہ اس وقت دنیا کے لوگ دین سے غافل ہیں اسلئے احمدی نوجوانوں کو اس میدان میں آگے بڑھنا چاہئیے تا اسلام کے احیاء میں ان کو قابل قدر مقام حاصل ہو۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے ایک لمبی دعا کرائی۔ یہ مبارک تقریب ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہ کر اختتام پذیر ہوئی۔

(قریشی ناصر احمد ایم۔اے)

دعائے نعم البدل میری بچی عزیزہ عابدہ عمر پانچ ماہ چار پانچ روز بیمار رہ کر وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(برکت اللہ کارکن نظارت علیا)

اعلانات نکاح

۱۔ میری ہمشیرہ سیدہ شاہدہ بانو صاحبہ (ہیڈ مسٹریس گرلز سکول پنڈ تانوالی) بنت سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ کا نکاح مکرم سید مودود احمد صاحب ابن مکرم سید محمود احمد صاحب سکنہ موسے والا ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۲۸؍۳ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس نکاح کو خیر و برکت کا موجب کرے۔ آمین ثم آمین۔

سید علی احمد طارق مسجد احمدیہ کیونٹراں والی سیالکوٹ

۲۔ مورخہ ۹؍۴ بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ محمود آباد فارم میں برادرم منشی سردار محمد خان صاحب ابن خیرے خان صاحب مرحوم ساکن محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر کا نکاح صدیقہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ غلام محمد صاحب ساکن محمود آباد فارم کے ساتھ بعوض مبلغ -/۳۰۰ روپے حق مہر مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے پڑھا۔ تقریب شادی اسی دن عمل میں لائی گئی۔

اگلے روز دوپہر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام مکرم منشی سردار محمد خان صاحب کی طرف سے مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مینیجر محمود آباد فارم نے کیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے برکات کا موجب بنائے۔

۔ چوہدری عنایت اللہ مینیجر ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔

دعائے مغفرت

حضرت بابا جمال دین صاحب ضلع جالندھر تحصیل نکودر کے ایک گاؤں ۔ ۔ ۔ ۔ کے رہنے والے تھے۔ ہجرت کے بعد جڑانوالہ ضلع لائل پور میں آباد ہوئے۔ آپ جوانی کی عمر میں احمدی ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے کچھ ماہ پہلے بیعت کی اور صحابہ میں شامل ہوئے۔ زیادہ علم نہ رکھتے تھے۔ مگر کئی ابتلاؤں میں کامیاب ہوتے رہے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ احمدی اور غیر احمدی سب آپ کی نیکی کا اعتراف کرتے تھے۔ آپ نے تقریباً اسی سال عمر پائی۔ ۱۶؍۳ کو وفات پائی اور ۱۷؍۳ کو آپ کی نماز جنازہ ربوہ میں جمعہ کے بعد ہوئی۔ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ جنازہ کے ساتھ آپ کے غیر احمدی رشتہ دار بھی تھے وہ واپس آکر انہوں نے اہل ربوہ کی ہمدردی کا اعتراف کیا۔ احباب حضرت بابا صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خلیل احمد)

۲۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ مورخہ ۱۱؍۴ کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم۔ آمین۔

خاکسار مقصود احمد ورک

(قیام پور ورکاں ڈاکخانہ خاص براستہ منڈی کاموکے ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مجھے کچھ دنوں سے بخار ہے اور میرا امتحان قریب ہے۔ شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبشر احمد کاہلوں سیکنڈ ایئر ۱۰۸ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا عزیز مقصود احمد طالب علم جماعت ہفتم عمر ۱۵ سال عرصہ سات ماہ سے لاپتہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچے کے ملنے کے سامان پیدا کرے۔

(خاکسار رحمت صادق سیکرٹری مال چک ۹۰ ج ب تحصیل ڈاکخانہ منڈی یزمان ضلع بہاولپور)

۳۔ محمد اکبر خان صاحب چک ۵۹۱ گ ب ننگا پور تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور اپنے بھائی محمد نور خان صاحب کی جو کہ ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(خاکسار منشی محمد خان امیر علاقائی چک ۵۶ گ ب بھوانہ براستہ جڑانوالہ)

۴۔ میری خالہ زاد بہن جناب صاحبہ آجکل سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خاکسارہ طیبہ سید کوئز کراچی

لیڈر (بقیہ صـ۲)

یعنی آپ جمہوریت کے اتنے شیدائی ہیں کہ حالانکہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخاب میں کوئی عنصر بھی جمہوریت کا موجود نہیں تھا۔ لیکن لفظ پرستی کا یہ عالم ہے کہ محض قیاس آرائی سے اس انتخاب کو بھی آپ جمہوری بنانا چاہتے ہیں یہ اس مادّی ذہنیت کا نتیجہ ہے جو "سیاسی اسلام" کے نظریہ نے آپ کی بنا دی ہے۔ جس نے آپ کو سیاسی پارٹی ایسے سراسر خلاف اسلام طریق کار کا عامل کر دیا ہوا ہے۔ اگر آپ کے ذہن میں مغربی جمہوریت کی بیماری نہ ہوتی تو آپ یہ قیاس آرائی نہ کرتے اور ایک الٰہی انتخاب کو محض مغربی دنیوی انتخابات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش نہ کرتے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلامی اصول کے مطابق خلیفہ کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے منتخب کرنے والے محض اللہ تعالیٰ کا آلۂ کار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چاروں خلفائے راشدین کے انتخابات بظاہر مختلف طریقوں سے ہوئے اس میں یہ حکمت تھی کہ مسلمان کسی خاص طریق کو اسلامی سمجھ کر شرعی حیثیت نہ دیں اور وہ خلیفہ کے انتخاب کو لوگوں کا انتخاب نہ بنا لیں۔ مگر افسوس مسلمان اس سے بچ نہ سکے۔ اسی طرح خلیفہ کا انتخاب اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور وہی اس کو معزول بھی کرتا ہے جو زمانہ سے ہی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا کہ جو قمیص اللہ تعالیٰ تم کو پہنائے گا لوگ اس کو اتارنا چاہیں گے۔ مگر تم اسے نہ اتارنا۔ یہ خلافت کی ہی قمیص تھی چنانچہ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی خلافت پر اس کو چسپاں فرمایا ہے۔ جب باغیوں نے عزل کا مطالبہ کیا تو آپ نے معزول ہونے سے انکار کر دیا۔

الغرض جس طرح اس سوشلزم والے غیر اسلامی نظام مسلمانوں پر ٹھونسنا چاہتے ہیں اسی طرح مودودی صاحب اسلامی جمہوریت کے نام سے سراسر غیر اسلامی نظریات اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ اگر اسلامی سوشلزم کی اصطلاح غیر اسلامی ہے تو اسلامی جمہوریت کی اصطلاح بھی ویسی ہی غیر اسلامی ہے۔

نواز آباد تربیتی جلسہ!

نواز آباد ضلع حیدرآباد میں ۸ر مارچ کو رات ۸ بجے ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم خالد احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیز طیب احمد صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی اس کے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور توحید الٰہی کی فضیلت اور شرک کے نقصانات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے حاضرین کو عملی اصلاح اور اخلاق فاضلہ پر گامزن ہونے کی تلقین فرمائی۔ نیز اسلام کی اعلیٰ اور فطرتی تعلیم کو بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ جلسہ میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ اور نہایت سکون اور توجہ سے تقاریر کو سنا۔

خاکسار سعید احمد

سیکرٹری جماعت احمدیہ نواز آباد ضلع حیدرآباد۔

درخواست دُعا!

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں محلہ دارالصدر غربی عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ (خاکسار اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی)

قالین بنانے والے کاریگروں کے لئے نادر موقع

جو کاریگر صاحبان ربوہ میں رہائش رکھ کر لاہور اور لائلپور جیسے بڑے شہروں جتنی اجرت کمانا چاہتے ہوں وہ حفیظ احمد اینڈ کمپنی دارالصدر ربوہ کی طرف رجوع کریں۔ جس فیملی کے کم از کم دو کاریگر ہوں گے ان کی رہائش کے لئے کوارٹر مفت مہیا کیا جائے گا درخواستوں کے ساتھ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے

منیجر حفیظ احمد اینڈ کمپنی دارالصدر ربوہ

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ!

اور

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

فون نمبر ۲۶۲۳ — دی مال لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے

۱۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو حسب ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں جو حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولی جائیں گی۔

(۲) 67/24/C-M-C/24 کموڈ کو جنگ سٹاک بیسن واش ہینڈ فٹنگ والو کسٹرن پنگ مع چینی وغیرہ آئٹمیں ۹

قیمت ٹنڈر فارم ڈاک خرچ (ناقابل واپسی) -/۱۵ روپے

تاریخ فروخت ۱۷۔ اپریل ۱۹۶۷ء تا ۹ مئی ۱۹۶۷ء

مقررہ تاریخ اور وقت ۹ مئی ۱۹۶۷ء بوقت ۸ بجے صبح۔

(۳) کھولنے کی تاریخ اور وقت ۹ مئی ۱۹۶۷ء بوقت ۸½ بجے صبح۔

P4/198/1-66 کاٹن ویسٹ عام (رنگدار) = ۶۰۰ ہنڈرڈ ویٹ

قیمت ٹنڈر فارم (ڈاک خرچ ناقابل واپسی) = ۱۵ روپے

تاریخ فروخت ۱۷ر اپریل ۱۹۶۷ء تا ۸ر مئی ۱۹۶۷ء

مقررہ تاریخ اور وقت ۹ر مئی ۱۹۶۷ء بوقت ۸ بجے صبح۔

کھولنے کی تاریخ اور وقت ۹ مئی ۱۹۶۷ء بوقت ۸½ بجے صبح۔

آئٹم نمبر ایک کے لئے ڈرائنگ / تصریحات (اگر درکار ہوں) چیف کنٹرولر آف پرچیز کے دفتر سے -/۱۵ روپے کے عوض حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل واپسی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز ایمپریس روڈ، لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسٹیشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے جمعہ کے سوا تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۲ بجے دوپہر تک مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں پوسٹل آرڈر چیک بنک ڈرافٹ گارنٹڈ بونڈ۔ نیز ڈیمانڈ شارٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفیکیٹس مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کے طور پر قبول نہ ہوں گے ما صرف انہی ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

(ح-ر-ن-ا-ہ ۲۷/۵۳)

ہمدردِ نسواں (محبوب اُٹھرا) اسقاط حمل یا بچوں کا پیدا ہو کر مرجانے کا مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ۶۰ گولی /۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اسلام کے نزدیک حقیقی خوبی وہ ہے جو حسنِ ازلی کے نقشہ میں ہو

اور گناہ یا عیب ہر اُس فعل کا نام ہے جو صفاتِ الٰہیہ کے منافی ہو

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی رُو سے نیکی اور بدی نیز اخلاق فاضلہ اور اخلاقِ سیئہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے نزدیک حقیقی خوبی وہ ہے جو حسن ازلی کے نقشہ میں ہو اور گناہ یا عیب ہر اُس فعل کا نام ہے جو صفاتِ الٰہیہ کے منافی ہو۔ اور چونکہ انسان کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی طاقت دی گئی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ خدا تعالیٰ اصل ہے اور انسان اُس کی تصویر ہے۔ اس لئے تصویر کا حُسن اسی میں ہے کہ وہ اصل کے مطابق ہو اور اس کا عیب یہ ہے کہ وہ اصل کے خلاف ہو۔ پس انسان جو عمل بھی ایسا کرتا ہے جو اسے خدا تعالیٰ کی صفات کے موافق بناتا ہے وہ نیکی ہے اور جو عمل اسے خدا تعالیٰ کی صفات سے دُور لے جاتا ہے وہ بدی ہے۔ گویا نیکی کی تعریف اسلام نے یہ پیش کی ہے کہ نیکی اس عمل یا خیال کا نام ہے جو خدا تعالیٰ سے جو ایک کامل اور بے عیب ذات ہے مشابہت پیدا کرتا ہو۔ اور بدی اُس فعل یا خیال کا نام ہے جو اُس کامل اور بے عیب ذات کی پسندیدگی یا فعل کے خلاف ہو۔

بے شک ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کو ہی نہیں مانتا اس صورت میں ہمارا فرض ہوگا کہ ہم اس کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق دلائل دیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت کر دینے کے بعد اخلاق صحیحہ کی پہچان کا صحیح معیار یہی ہوگا۔ کہ جو کام الٰہی صفات کے مطابق ہو وہ اچھا ہے اور جو کام الٰہی صفات کے خلاف ہو وہ برا ہے کیونکہ وہی ایک ایسی ہستی ہے جو ہر عیب سے پاک ہے اور ہر قسم کی اعلیٰ صفات رکھنے والی ہے۔ اس تعریف کی تعیین کے بعد ہمارے لئے اخلاق فاضلہ اور اخلاق سیئہ کی شناخت کچھ بھی مشکل نہیں رہتی۔ کیونکہ جب ایک ماڈل مل جائے تو خیالی تصویر کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہم اس بات کو معزز روشن کی طرح ثابت کر سکتے ہیں کہ اپنے اندر ہر قسم کی اعلیٰ صفات رکھنے والی ایک ایسی ہستی موجود ہے جس کے نمونہ پر چل کر انسانی افعال درست ہو سکتے ہیں اور وہ ہستی اتنی حسین ہے کہ اس کی نقل کر کے انسانی افعال بھی حسین ہو سکتے ہیں۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی کوئی ہستی ہے، اور ضرور ہے اور وہ اپنے اندر تمام قسم کی صفاتِ حسنہ رکھتی ہے تو جو بھی اس ہستی کے افعال کی نقل کرے گا اپنے اندر اخلاقِ فاضلہ پیدا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

پس اخلاقِ فاضلہ وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے افعال کی نقل کر کے حاصل کئے جائیں اور اخلاق سیئہ وہ ہیں جو اُسے خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے سے دُور لے جائیں کیونکہ اصل منبع اور مبدء خدا ہے اور انسان درحقیقت اس کی ایک تصویر ہے۔ پس جتنا زیادہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کی نقل کرے گا اتنا ہی زیادہ اُس کے اندر اخلاق فاضلہ آتے چلے جائیں گے اور جتنا زیادہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات سے دور رہے گا اُتنا ہی زیادہ اخلاقِ فاضلہ سے بھی دُور ہوتا چلا جائے گا۔ یہی حکمت ہے جس کی بنا پر اسلام نے صفاتِ الٰہیہ پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بار بار اُن کا ذکر فرمایا ہے تاکہ اگر ایک طرف یہ صفات اس کے وجود کا ثبوت ہوں تو دوسری طرف انسان ان کا مظہر بن کر ایک خدا نما وجود بن جائے جس کے اندر حُسن ہی حُسن ہو اور کوئی عیب اور نقص اس میں دکھائی نہ دے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

* راولپنڈی ۲۰ اپریل۔ نیپال کے شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا آج مغربی پاکستان کے تین روزہ دورہ پر یہاں پہنچیں گے تو ان کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا جائیگا۔

-ح-

درخواست دعا!

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

کچھ سالوں سے خاکسار کی بائیں ران کے اوپر کے حصہ میں ایک غدود بڑھ گئی تھی مگر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لمبی بیماری کی وجہ سے میں اس کی طرف پوری توجہ نہیں دے سکا۔ اور یہ غدود بڑھتی رہی حتیٰ کہ گذشتہ تین سال سے یہ کافی بڑا گومڑ ہو گئی اور اس کے ساتھ اور بھی کچھ غدودیں نکل آئی ہیں۔ گذشتہ سال نومبر میں لاہور کے ڈاکٹروں کو دکھایا گیا تو انہوں نے اپریشن کا مشورہ دیا مگر محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے اپریشن اور پھر بعد میں ان کی کمزوری کے باعث خاکسار اپریشن نہ کروا سکا۔ اب خاکسار اپریشن کے لئے انشاء اللہ العزیز لاہور جا رہا ہے اور خیال ہے کہ انشاء اللہ ہفتہ کے روز مورخہ ۲۲/۴/۶۷ صبح کے وقت اپریشن ہوگا۔ خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے حفاظت کے لئے خاص دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور خاکسار کو جلد کامل شفا عطا فرمائے اور خدمت دین و خدمت خلق کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

* لاہور ۲۰ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کہا ہے کہ انہوں نے بھارت اور پاکستان کے لیڈروں سے تنازعہ کشمیر کے بارے میں بات چیت کی ہے۔ انہوں نے کہا اس پرانے جھگڑے کے بارے میں سلامتی کونسل ہی کوئی کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔ اس سے قبل انہوں نے راولپنڈی میں کہا کہ اگر بھارت اور پاکستان دونوں صبر و تحمل سے کام لیں تو کشمیر کا تصفیہ ہو سکتا ہے اوتھان نے صدر ایوب اور وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ سے اپنی بات چیت کو مفید قرار دیا۔ اور کہا کہ ہمارے درمیان مکمل اتفاق رائے رہا۔

* لاہور ۲۰ اپریل۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر رچرڈ نکسن نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر ایک آتش فشاں ہے جس سے کسی وقت بھی عالمی امن خطرہ میں پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت ری پبلکن پارٹی کا شروع ہی سے یہ موقف ہے کہ اس مسئلہ کو کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق حل کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ وہ پاکستان اور بھارت اس لئے آئے ہیں تاکہ دونوں ملکوں کے رہنماؤں کے نظریات معلوم کر سکیں۔ اور اس بات کا اندازہ لگائیں کہ اس علاقہ میں امن قائم رکھنے کے لئے کیا تدابیر ضروری ہیں اور امریکی پالیسی کو کن خطوط پر منظم کیا جانا چاہیئے۔ مسٹر نکسن جو ۲۳ ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں وہ کل بعد دوپہر لاہور پہنچے۔ انہوں نے یہاں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کل راولپنڈی میں صدر ایوب سے ملاقات کریں گے۔

* نئی دہلی ۲۰ اپریل۔ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ نے کل شاہ ایران اور دوسرے ایرانی رہنماؤں سے تنازعہ کشمیر کے بارے میں بات چیت کی۔ جو مجموعی طور پر پانچ گھنٹہ جاری رہی۔ مذاکرات میں اگرچہ دوسرے مسائل بھی سامنے آئے لیکن کشمیر کا جھگڑا ان پر چھایا رہا۔ مبصرین نے ان مذاکرات کو اہم قرار دیا ہے اور یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ایران جو پاکستان کا قریب ترین دوست ہے بھارت کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرے گا کہ وہ اس علاقہ کے امن کی خاطر کشمیر کے جھگڑے کے تصفیہ پر رضامند ہو جائے۔

* لاہور ۲۰ اپریل۔ موتمر عالم اسلامی کی دعوت پر مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی ۳۰ اپریل کو دو دن کے دورے پر لاہور تشریف لا رہے ہیں موتمر کی دعوت پر ترکی، ایران، کویت، لبنان، شام، سعودی عرب، انڈونیشیا، ملائشیا، مراکش، موریطانیہ، نائیجیریا، صومالی لینڈ، تونس اور یوگنڈا کے نمائندے بھی لاہور آئیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴